Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۱/

المصلح

جمعہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی - اے

جلد ۶ | ۲۷ نبوت ۱۳۳۲ھ ش ۲۷ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۹۹

روزنبرگ کے ساتھی اب بھی امریکہ میں جاسوسی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں

سینٹ کی تحقیقاتی کمیٹی میں ڈیوڈ گرین گلاس کا بیان

نیویارک ۲۶ نومبر۔ جولیس روزن برگ کے برادر نسبتی ڈیوڈ گرین گلاس نے سینٹ کی تحقیقاتی سب کمیٹی کے سامنے ایک تحریری بیان میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ جاسوسوں کا وہ گروہ جس کا سربراہ جولیس روزن برگ تھا۔ امریکہ میں یقیناً آج بھی مصروف کار ہوگا۔ گرین گلاس خود ان دنوں جاسوسی کے الزام میں قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ اس کی بہن ایتھل روزن برگ اور بہنوئی جولیس روزنبرگ کو جاسوسی کے الزام میں پچھلے دنوں ایک ساتھ ہی موت کی سزا دی گئی تھی۔ گرین گلاس نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ وہ یہ بیان اس لئے دے رہا ہے۔ تاکہ اس تحقیقات میں مدد مل سکے۔ جو سگنل کور کے ریسرچ سنٹر میں جاسوسی کی سرگرمیوں سے متعلق سینیٹر میکارتھی کر رہے ہیں۔ بیان میں اس نے اعتراف کیا ہے کہ روزنبرگ نے خود اسے بتایا تھا کہ اس نے بعض اہم ایٹمی راز روس بھیجے ہیں گرین گلاس کا بیان سننے کے بعد کمیٹی نے سگنل کور کی ریسرچ لیبارٹری کے ایک سابق ملازم جوزف لیونگ سے پوچھ گچھ کی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

لاہور ۲۴ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان کو اب مزید تین لاکھ ٹن امریکی گندم محفوظ ذخیرے کے طور پر حاصل کرنے کی ضرورت نہ پڑیگی

ساڑھے تین لاکھ ٹن گندم پہنچ چکی ہے۔ آئندہ فصل ملکی ضروریات کیلئے کافی ہوگی

واشنگٹن ۲۶ نومبر۔ امریکہ کے غیر ملکی مدد کے ادارہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو سات لاکھ ٹن گندم دینے کا جو فیصلہ کیا تھا۔ اس کے تحت تین لاکھ اکیاون ہزار ٹن گندم دی جا چکی ہے۔ امریکی گندم کا آخری جہاز اس ہفتے کراچی پہنچا ہے۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ پاکستان کی آئندہ فصل کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ملک کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔ اس صورت میں پاکستان کو اس مزید تین لاکھ ٹن گندم کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ جس کی پیشکش بطور قرض دینے کے لئے امریکہ نے کی تھی۔ پاکستان یہ تین لاکھ ٹن گیہوں ذخیرے کے طور پر رکھنے کے لئے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

سلامتی کونسل میں اسرائیل کے خلاف قرارداد ملامت منظور ہوگئی

قرارداد کے حق میں نو ووٹ آئے۔ روس اور لبنان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا

نیویارک ۲۶ نومبر۔ اردن کے گاؤں قبیہ پر اسرائیل کی فوجوں نے جو منظم حملہ کیا تھا۔ منگل کی رات کو سلامتی کونسل نے اس پر شدید ملامت کا اظہار کرتے ہوئے تین طاقتوں کی قرارداد منظور کر لی۔ قرارداد کے حق میں نو ووٹ آئے۔ روس اور لبنان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ ملامت کی یہ قرارداد امریکہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے پیش کی گئی تھی۔ اسرائیل اور لبنان دونوں ہی اس قرارداد سے مطمئن نہیں تھے۔ امریکی نمائندے مسٹر لاج نے تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ سلامتی کونسل کے اس اجلاس کا (جس میں کہ قرارداد ملامت منظور کی گئی تھی) کوئی نہ کوئی اچھا نتیجہ ضرور برآمد ہوگا۔ اس عرصہ میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے اسرائیل نے یہ درخواست کی ہوئی ہے کہ سرحدی تنازعات کا مسئلہ طے کرنے کے لئے اسرائیل اور اردن کے نمائندوں کے درمیان براہ راست مذاکرات کا انتظام کیا جائے۔

شاہ فیصل نے جنرل نجیب کی دعوت قبول کر لی

بغداد ۲۶ نومبر۔ عراق کے شاہ فیصل اور ولیعہد شہزادہ عبد الالٰہ نے مصر آنے کے سلسلہ میں مصر کے صدر جنرل محمد نجیب کی دعوت قبول کر لی ہے بغداد میں مصری سفارت خانے کے فوجی اتاشی میجر جمال حمد نے کل اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا کہ جنرل نجیب کی طرف سے شاہ فیصل وغیرہ کو مصر آنے کی دعوت ۲۴ نومبر کی صبح کو دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی ہے۔ تاہم توقع کی جاتی ہے کہ شاہ فیصل لبنان کا دورہ کرنے کے بعد مصر جائیں گے۔

افغانستان اور امریکہ کے درمیان معاہدہ

نئی دہلی ۲۶ نومبر۔ شاہ افغانستان کے بھائی مارشل ولی خان کل رات اچانک یہاں سے لنڈن روانہ ہو گئے۔ وہ دو روز قیام کرنے کی غرض سے کابل سے یہاں پہنچے تھے باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہ تھا کہ بھارتی حکومت کے ساتھ ان اثرات اور نتائج پر بات چیت کریں۔ جو امریکہ اور افغانستان کے باہمی معاہدے سے پیدا ہو سکتے ہیں۔

اسرائیل کے متعلق سلامتی کونسل کی قرارداد اور پاکستان

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی تقریر

اقوام متحدہ ۲۶ نومبر۔ کل رات پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے بتایا کہ پاکستان نے اسرائیلی حملہ کے متعلق مغربی طاقتوں کی قرارداد کو مجوزہ ترمیموں کے بغیر منظور کر لیا ہے کہ سلامتی کونسل ترامیم کو منظور کرنے کے لئے تیار نہ تھی۔

آپ نے قرارداد کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کو قرارداد پر تین اعتراض تھے۔ اول اسرائیل کے حملہ کے متعلق لفظ انتقام کا استعمال۔ دوم۔ حملہ میں حصہ لینے والوں کو سزا دینے کا اس میں ذکر نہیں۔ سوم حملہ میں نقصان اٹھانے والوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ اس میں نہیں شامل کیا گیا۔

— اقوام متحدہ ۲۶ نومبر۔ سیاسی کمیٹی میں برطانوی نمائندے نے بتایا ہے کہ برطانیہ جنوبی افریقہ کی اس قرارداد کی حمایت کریگا جس میں کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسی میں اقوام متحدہ کو مداخلت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

مصر میں برطانوی اخبار نویس کی گرفتاری

قاہرہ ۲۶ نومبر۔ مصری حکام نے کل اسکندریہ میں اعلان کیا۔ کہ انہوں نے حفاظتی وجوہات کی بناء پر برطانوی اخبار نویس تھامس کلارک کو گرفتار کر لیا ہے۔ کلارک کو منگل کے روز گرفتار کیا گیا تھا۔ وہ تیسرا انگریز ہے جسے گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران میں گرفتار کیا گیا ہے برطانوی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ برطانوی قونصل جنرل اس بارے میں مصری حکام سے خط و کتابت کر رہے ہیں۔

شاہ فیصل موجودہ موسم سرما میں پاکستان آئیں گے

کراچی ۲۶ نومبر پاکستان میں عراق کے سفیر سید عبد القادر جیلانی نے کل یہاں بتایا کہ یہ امر طے پا چکا ہے کہ شاہ فیصل اور شہزادہ عبد اللہ موجودہ موسم سرما میں پاکستان آئیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کی تشریف آوری کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اور عنقریب ان کی آمد کی معین تاریخ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ان شاہی مہمانوں کی آمد سے پاکستان اور عراق کے برادرانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو جائیں گے۔ سفیر موصوف نے یہ بھی بتایا کہ عراق نے پاکستان کے ساتھ ایک ثقافتی معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق پاکستانی اداروں میں عربی کی تعلیم دینے کے سلسلہ میں امداد دینے کے لئے تیار ہے۔

جولیئن ہکسلے پاکستان آئیں گے

لنڈن ۲۶ نومبر۔ حیاتیات کے ممتاز برطانوی ماہر اور مصنف ڈاکٹر جولیئن ہکسلے پاکستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آئندہ سال کے آغاز میں وہ برطانوی مندوب کی حیثیت سے انڈین سائنس کانگریس میں شرکت کرنے کے بعد وہ پاکستان آئیں گے۔ ان کا ارادہ سیلون جانے کا بھی ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۷ نبوت ۱۳۳۱ہش

مجدّد

"مجدد" کا لفظ ایک اسلامی اصطلاح ہے۔ اور یہ اصطلاح حدیث

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ

من یجدد لھا دینھا

سے ماخوذ ہے اس کے سوا اس اصطلاح کا دین میں کوئی اور ماخذ نہیں۔ اس لئے اگر ہم اس دینی اصطلاح کو استعمال کریں گے۔ تو ہمیں مندرجہ بالا حدیث کی طرف ہی رجوع کرنا پڑے گا اور مجدد کی تعریف اس کے مطابق ہی کرنا پڑے گی۔ گو تقریباً ہم اس کو کتنا پھیلائیں مگر یہ پھیلاؤ حدیث مذکور کے حدود سے باہر نہیں جا سکتا۔ اور نہ جو کچھ اس حدیث میں مجدد کی تعریف کے متعلق کہا گیا ہے اس کو ہم کم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی لفظ اصطلاحاً مقرر کر لیا جاتا ہے۔ تو اس کا اطلاق انہیں منفی اور مثبت حدود تک ہو سکتا ہے۔ جن کے رو سے اسے اصطلاح مقرر کیا گیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اصطلاح کو ہم اپنے قیاس سے نئے نئے معنے نہیں پہنا سکتے۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو ہم ہر بار نئی اصطلاح تو بنا رہے ہوں گے۔ مگر ہماری ہر اصطلاح وہ اصطلاح نہیں ہوگی۔ جو پہلے واضع نے مقرر کی تھی۔

ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ جب دین اسلام میں کوئی لفظ ایک خاص معنے میں اصطلاحاً مقرر ہو چکا ہے اور ہم دین کی کسی بات کی تشریح کے لئے اگر وہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ تو اول واضع ہی کے معنے میں سمجھی جائے گی۔ اس کا نتیجہ یہی ہے کہ چونکہ مجدد کا لفظ بطور خاص اصطلاح کے اسلامی لٹریچر میں حدیث مذکورہ بالا کی بناء پر داخل ہوا ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے مجدد کی تعریف کرتے وقت اس حدیث کی طرف رجوع کرنا ہوگی۔ نہ کہ اپنی طرف سے اس کو نئے نئے معنے پہنائے جائیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس حدیث کے رو سے مجدد کی کیا تعریف بنتی ہے۔ پہلی چیز جو اس حدیث میں غور طلب ہے وہ اللہ تعالیٰ کی فاعلیت اور اس کا فعل "یبعث" ہے۔ مخبر صادق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ "ان اللّٰہ یبعث" آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجدد پیدا ہوتے رہیں گے بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مبعوث کرے گا۔ ظاہر ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ کا خاص ارادہ بیان کرنا مطلوب ہے محض تکوینی پیدائش پیش نظر نہیں۔

اس کے بعد "لھذہ الامۃ" کے الفاظ ہیں۔ ان سے یہ تخصیص نکلتی ہے۔ یعنی امت محمدیہ میں نہ کہ کسی اور امت میں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بھی اب مجدد آئے گا۔ وہ امت محمدیہ میں سے ہوگا۔ امت سے باہر نہیں ہوگا۔

پھر حدیث میں "علیٰ راس کل مائۃ سنۃ" آتا ہے۔ یعنی مجدد ہر سو سال کے سر پر آئے گا۔ ان الفاظ سے زمانہ کا تعین ہو جاتا ہے۔ یعنی ہم ہر شخص کو جو تجدید احیائے دین کا دعوے کرے مجدد نہیں کہہ سکتے۔ بلکہ ضروری ہے کہ اس کا ظہور مقررہ وقت پر ہو۔ جو اس حدیث میں مقرر کیا گیا ہے۔

ان تمام ضروری الفاظ پر غور کرنے سے از روئے حدیث مجدد کی تعریف یہ ہے کہ مجدد وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں دین اسلام کی تجدید کے لئے ہر سو سال کے سر پر مبعوث کرے۔ یہ اولین شرائط ہیں جو مجدد میں موجود ہونی چاہئیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے خاص ارادہ سے کسی کو مبعوث کرنے کے کیا لوازمات ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ مبعوث کرے گا۔ اس سے اس کا تعلق نہایت ہی قریبی ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو مکالمہ و مخاطبہ سے جو اس کے قرب کا نشان ہے نوازے گا۔ اس کو اپنی طرف سے ہدایت دے گا۔ اور اس کی راہ نمائی کرے گا۔ اس لئے ضرور ہے کہ ایسے شخص کو پورا پورا علم ہو کہ اسکو اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اگر اس کو اتنا بھی شعور نہ ہو۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں دوسروں کی راہ نمائی کیا کر سکتا ہے۔ ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجدد کا تصور آپ کی تصنیف فتح اسلام سے درج کرتے ہیں۔ حضور اقدس فرماتے ہیں۔

"تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اول عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے۔ کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں۔ وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے۔ جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں۔ اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں۔ نہ محض از قبیل کوشیدن اور وہ حال سے ہوتے ہیں نہ مجرد قال سے اور خدا کے الہام کی تجلی ان کے دلوں پر ہوتی ہے۔ اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں۔ اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ کلی مصفا کئے گئے۔ اور بتمام و کمال کھینچے گئے ہیں۔" (فتح اسلام حاشیہ صفحہ ۹-۱۰)

اب سوال یہ ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ

"مجدد ..... اگر مامور بھی ہوتا ہے تو امر تکوینی سے نہ امر تشریعی سے بسا اوقات اس کو خود اپنے مجدد ہونے کی خبر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی زندگی کے کارنامے سے لوگوں کو اس کے مجدد ہونے کا علم ہوتا ہے۔ اس پر الہام ہونا ضروری نہیں۔ اور اگر ہوتا ہے تو لازم نہیں اسے الہام کا شعور ہو وہ کسی دعوے سے اپنے کام کا آغاز نہیں کرتا۔ نہ ایسا کرنے کا حق رکھتا ہے۔ کیونکہ اس پر ایمان لانے یا نہ لانے کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔" (تجدید و احیائے دین مصنفہ ابوالاعلیٰ صاحب مودودی)

انہوں نے اپنی اس قیاس آرائی کی بنیاد کن دینی استناد پر رکھی ہے۔ آیا ان کی تصریحات حدیث مجدد پر مبنی ہیں یا کسی اور چیز پر اور وہ چیز کیا ہے؟

جیسا کہ ہم شروع میں عرض کر چکے ہیں "مجدد" کی اصطلاح حدیث مندرجہ بالا پر منحصر ہے۔ اس سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی۔ جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ کہنے والے کے پیش نظر حقیقت بیانی نہیں ہے۔ بلکہ مجدد کے یہ خواص خاص طور پر اور ایک سوچی سمجھی ہوئی غرض کے پیش نظر گھڑے گئے ہیں۔

تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق تین اہم ہدایات

(۱) گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفہ وقت نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے۔ وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔

(۲) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(۳) "ہم تو جب بھی کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے احکام کے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے۔ اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے بلکہ صرف یہ دیکھے۔ کہ جس سے پیار ہے اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے۔"

پس اے جماعت کے خوش نصیب مجاہدو اپنے آقا کی فرمودہ تینوں باتوں کو اچھی طرح پڑھ لو۔ پوری طرح سوچ لو۔ اور پیشتر اس کے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اس ماہ کے آخر میں اپنے جانثار اور محبت رکھنے والے غلاموں سے اگلے سال کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرمائیں اس رنگ میں اپنے خادمانہ اور عاشقانہ جذبات دکھلانے کی تیاری کر لو۔ کہ پیارے آقا کے لبوں کی جنبش کے ساتھ ہی والہانہ لبیک سے آسمان پر فرشتوں کو اور زمین پر مخلوق کو حیرت میں ڈال دو۔ اور کوشش کرو۔ کہ کوئی جماعت میں داخل ہونے والا بھائی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے۔

اے بلال بکوشیدہ برائے حق بجوشید

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

اہل قلم احباب سے درخواست

الفرقان کا "قرآن نمبر" مرتب ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر ۱۹۵۲ء میں پوری آب و تاب سے شائع ہوگا اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ اس نمبر کے لئے اپنے افکار و خیالات جلد تر مرتب کر کے ارسال فرمائیں۔ ہر مضمون اور ہر نوٹ قرآن مجید سے متعلق ہونا ضروری ہے۔ شاعر صاحبان بھی مدح قرآن میں حصہ لے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے

صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے نئے دفاتر کا افتتاح

مرکزی صیغہ جات کا معائنہ۔ کارکنان سلسلہ کو ضروری ہدایات اور اللہ تعالیٰ کے حضور اجتماعی دعا

قریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ ہوا جبکہ (۳۱ مئی ۱۹۵۰ء) کو صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے مستقل مرکزی دفاتر کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقدس ہاتھوں سے مرکز سلسلہ ربوہ میں رکھا گیا تھا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد تعمیر کا کام شروع ہوا۔ اور اس دوران میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے کارکنان اپنے عارضی کچے دفاتر میں ہی کام کرتے رہے۔ اب جبکہ مرکزی دفاتر کی عمارات خدا تعالیٰ کے فضل سے پایۂ تکمیل کو پہونچ گئیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کے دفاتر اپنی مستقل عمارات میں منتقل ہوئے تو ضروری سمجھا گیا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست کی جائے کہ حضور اس موقعہ پر تشریف لاکر اجتماعی دعا فرمائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان نئی عمارات کو سلسلہ کے لئے بابرکت بنائے اور کارکنوں کو اخلاص اور قربانی اور فدائیت کے جذبات کے ساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے۔ چنانچہ ۱۶ نومبر ۱۹۵۳ء کو جبکہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر نئی عمارت میں منتقل ہو رہے تھے۔ صاحبزادہ والا تبار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت بابرکت میں اطلاع بھجوائی گئی۔ کہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ نئی عمارت میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اور بار ٹکاؤ شروع ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نئی عمارت کو سلسلہ کے اداروں اور کارکنوں کے لئے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ اور اس کے ساتھ ہی لکھا کہ ارادہ ہے کہ جب پورا ٹکاؤ ہو جائے تو اس وقت حضور کی خدمت میں عرض کیا جائے کہ موقعہ پر تشریف لاکر اجتماعی دعا فرمائیں۔

اس کے بعد جب دفاتر کا تمام سامان نئی عمارت میں منتقل ہو چکا تو جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے وکالت علیا انجمن تحریک جدید کے مشورہ کے ساتھ حضور کی خدمت میں نوشتہ کہ درخواست ارسال کی کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کی افتتاحی دعا کے لئے ۱۹ نومبر بروز جمعرات صبح دس بجے کا وقت رکھ لیا جائے۔ حضور نے اس کے جواب میں اپنی منظوری مرحمت فرمائی۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا کہ ایسے موقعہ پر کچھ غربا کے لئے اور کچھ خوشی کے لئے بھی خرچ کر لیا جائے تو کچھ حرج نہیں۔ حضور کی اس منظوری کے حاصل ہونے پر مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ اور وکیل الاعلیٰ صاحب نے افتتاحی دعا کا پروگرام تجویز فرمایا یہ پروگرام مندرجہ ذیل شقوں پر مشتمل تھا۔

اوّل۔ یہ تجویز کی گئی کہ ہر دو دفاتر کی درمیانی سڑک پر غربی گیٹوں کے سامنے ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ اور وکلاء صاحبان انجمن تحریک جدید حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کریں گے۔

دوم۔ استقبال کے بعد حضور پہلے دفاتر تحریک جدید میں تشریف لے جائیں گے اور نئی عمارت کے کمروں کا معائنہ فرمائیں گے۔ معائنہ کے وقت سارا عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب دستور کام کرتا رہے گا۔ البتہ وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید حضور کے ساتھ ہو کر دفاتر راؤنڈ کریں گے۔ اور ہر صیغہ کا وکیل یا افسر اپنے اپنے کمرے کے دروازہ پر حضور کا استقبال کر کے حضور کو اپنے اپنے کمرہ کا معائنہ کرائے گا۔

سوم۔ معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے ہال میں تشریف لے جائیں گے۔ اور وہاں افتتاحی دعا فرمائیں گے۔ اس موقعہ پر تحریک جدید کے تمام کارکنان دعا میں شریک ہوں گے۔

چہارم۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ دفاتر تحریک جدید میں افتتاحی دعا سے فارغ ہو کر حضور دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تشریف لائیں گے اور مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ حضور کے ساتھ ہو کر حضور کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کمرہ جات کا معائنہ کرائیں گے۔ انجمن کا باقی عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب معمول کام کرتا رہے گا۔ البتہ ہر کمرہ کے دروازہ پر متعلقہ ناظر یا افسر صیغہ حضور کا استقبال کر کے اپنے اپنے کمرہ کا معائنہ کرائے گا۔

پنجم۔ اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد تلاوت قرآن مجید اور درثمین کی کوئی نظم پڑھی جائیگی اور پھر حضور کی خدمت میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کئے جائیں گے اور حضور ایڈریس کے جواب کے بعد اجتماعی دعا فرمائیں گے۔ جس میں ہر دو انجمنوں کے عملہ کے علاوہ صحابہ اور مہمانان و دیگر حاضرین شریک ہوں گے۔

ششم۔ بالآخر احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کی ایک متحدہ پارٹی ہوگی جس میں مختصر سا ناشتہ پیش پیش کیا جائے گا۔

یہ پروگرام تجویز کرتے وقت مزید دو فیصلے اور بھی کئے گئے۔

اوّل۔ یہ کہ حضور کے تشریف لانے پر دو بکرے دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دو بکرے دفاتر تحریک جدید کی جانب بطور صدقہ ذبح کئے جائیں گے۔ ان میں سے ایک ایک بکرا تو صدر انجمن احمدیہ اور انجمن تحریک جدید کی طرف سے ہوگا۔ اور ایک ایک بکرا ہر دو اداروں کے عملہ کی طرف سے ہوگا

دوم۔ معائنہ کے وقت ہر دو عمارتوں پر حکومت پاکستان کا جھنڈا اور لوائے احمدیت لہرائے جائینگے۔ اسی طرح یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مشترکہ جلسہ اور اجتماعی دعا کے لئے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک وسیع شامیانہ لگایا جائے گا۔ اور دوستوں کو اس تقریب میں شمولیت کے لئے دعوت نامے جاری کئے جائیں گے اور دعوت نامے جاری کرنے میں ذیل کے طبقات کو خصوصیت سے ملحوظ رکھا جائیگا۔

اوّل۔ وہ صحابہ کرام جو ربوہ میں موجود ہوں۔

دوم۔ مختلف تعلیمی ادارہ جات کے نمائندے

سوم۔ سلسلہ کے وہ مہمان جو عارضی طور پر باہر سے ربوہ میں آئے ہوئے ہوں۔

چہارم۔ ربوہ کے غربا و مساکین میں سے ایک حصہ

اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر کو مناسب طریق پر سجایا گیا۔ ہر دو دفاتر کی عمارتوں پر حکومت پاکستان کا جھنڈا اور لوائے احمدیت لہرایا گیا۔ جگہ جگہ خوشنما قطعات اور بورڈ آویزاں کئے گئے۔ اور جابجا گملے رکھے گئے۔ حضور کے استقبال کے لئے دفاتر کے گیٹ پھولوں اور پتوں سے سجائے گئے اور احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ایک وسیع شامیانہ لگایا گیا۔ جس کے نیچے آنے والے معززین کے لئے کرسیاں اور کوچ قرینہ کے ساتھ لگائے گئے اور اس تقریب کی کارروائی دوستوں تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا۔

مجوزہ پروگرام کے مطابق ۱۹ نومبر جمعرات کے دن ٹھیک ۱۰ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ دفاتر کے معائنہ اور افتتاحی دعا کے لئے کار میں تشریف لائے ہر دو دفاتر کی درمیانی سڑک پر غربی گیٹوں کے سامنے وکلاء صاحبان انجمن تحریک جدید اور ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ حضور کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ حضور مطابق پروگرام پہلے دفاتر تحریک جدید کے احاطہ میں تشریف لے گئے جہاں تھوڑی دیر کے لئے اطفال الاحمدیہ نے مکرم صاحبزادہ انس احمد صاحب انسٹرکٹر کی سرکردگی میں ڈرل کا مظاہرہ کیا جو حضور نے ملاحظہ فرمایا اس کے بعد حضور دفاتر تحریک جدید کے اندر تشریف لے گئے اور کمروں کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے وقت تمام عملہ اپنے اپنے کمروں میں حسب ہدایت کام کرتا رہا۔ حضرت قائمقام وکیل الاعلیٰ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور بعض دوسرے دوست حضور کے ہمرکاب رہے۔ دفاتر تحریک جدید میں سب سے پہلے حضور دفتر وکالت تبشیر میں تشریف لے گئے۔ وہاں دفتر کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ ہر ملک کے علیحدہ علیحدہ بڑے بڑے نقشے دفتر کی دیواروں پر چاروں طرف آویزاں ہونے چاہئیں۔ تاکہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا ہر وقت صحیح طور پر اندازہ ہوتا رہے۔ اس معائنہ کے وقت مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر و قائمقام وکیل الاعلیٰ موجود تھے اس کے بعد حضور دفتر تجارت میں تشریف لے گئے جہاں قریشی عبد الرشید صاحب وکیل التجارت نے اپنے دفتر کا معائنہ کروایا۔ پھر حضور وکالت تعلیم، وکالت صنعت اور دفتر ریویو آف ریلیجنز میں تشریف لے گئے جہاں میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم تشریف فرما تھے پھر حضور نے دفتر ہندو ویجی ٹیبل آئل۔ نائب وکالت تصنیف اور وکالت قانون کے دفاتر کا معائنہ فرمایا پھر حضور کمیٹی روم میں تشریف لائے۔ جہاں غیر ملکی طلباء اور شاہدین جمع تھے۔ اس کے بعد دفتر سکوٹری مجلس تحریک جدید دفتر وکیل الدیوان دفتر وکالت علیا۔ دفتر وکالت زراعت اور دفتر آڈیٹر تحریک جدید کا حضور نے معائنہ فرمایا۔ دفتر آڈیٹر میں مکرم بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر آڈیٹر تحریک جدید موجود تھے۔ پھر حضور نے دفتر امانت جائیداد کا لاحظہ فرمایا۔ جہاں مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب افسر امانت موجود تھے۔ پھر حضور نے دفاتر

وکیل المال ثانی دیکھا۔ جہاں قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال موجود تھے۔ پھر دفتر وکیل المال اول میں حضور تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم چودھری برکت علی خاں صاحب وکیل المال اول نے حضور کو اپنے دفتر کا معائنہ کروایا۔

اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور پھر دفاتر تحریک جدید کے ہال میں تشریف لے گئے۔ اس وقت تمام کارکنان تحریک جدید بھی ہال میں جمع ہو گئے۔ اور حضور نے دفاتر تحریک جدید کے بابرکت ہونے کے لئے افتتاحی دعا فرمائی۔ دعا سے فارغ ہو کر حضور ساڑھے دس بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں تشریف لائے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ناظر اعلیٰ اور مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے حضور پرنور کے ساتھ ہو کر حضور کو تمام دفاتر کا معائنہ کروایا۔ اس وقت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ بھی ساتھ تھے (انجمن کا باقی عملہ اپنے اپنے کمروں میں کام کر رہا تھا)۔

حضور سب سے پہلے عمارت کے غربی جانب نظامت جائیداد کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم چودھری صلاح الدین صاحب ناظم جائیداد اپنے عملہ کے ساتھ موجود تھے۔ پھر حضور نے نظارت علیا اور حفاظت مرکز کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضور انگریزی ترجمۃ القرآن کے دفتر میں تشریف لائے۔ جہاں مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے موجود تھے۔ پھر حضور دفتر تعلیم و تربیت میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت اپنے عملہ کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے بعد حضور نے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے دفتر کا معائنہ فرمایا۔ جہاں مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تشریف رکھتے تھے۔ پھر حضور دفتر بیت المال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم خان صاحب جناب مولوی فرزند علی خاں صاحب ناظر بیت المال اپنے عملہ کے ساتھ تشریف رکھتے تھے۔ اس کے بعد حضور خزانہ اور دفتر محاسب میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم میاں عبد الباری صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ نے حضور کا استقبال کیا۔ پھر حضور دفتر بہشتی مقبرہ۔ دفتر تالیف و تصنیف دفتر اڈیٹر دار القضاء اور دفتر امور عامہ میں تشریف لے گئے۔ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں مکرم بابو عبد العزیز صاحب سکرٹری مجلس کارپرداز دفتر تالیف و تصنیف میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج صیغہ تالیف و تصنیف دفتر اڈیٹر میں مکرم چودھری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ۔ دار القضاء میں مکرم مولوی تاج الدین صاحب ناظم قضا اور امور عامہ میں مکرم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب قائم مقام ناظر امور عامہ نے حضور کا استقبال کیا۔ اور اپنے اپنے دفاتر کا معائنہ کروایا۔

اس معائنہ سے فارغ ہونے کے بعد حضور احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں اس سائبان کے نیچے تشریف لے گئے۔ جہاں صحابہ کرام اور سلسلہ کے مہمانان اور تعلیمی ادارہ جات کے نمائندے اور ربوہ کے مدعو حضرات کرسیوں پر تشریف رکھتے تھے۔ تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے تمام کارکنان بھی اس جلسہ اور اجتماعی دعا میں شرکت کے لئے اپنے اپنے دفاتر سے آکر شریک ہو گئے تھے۔

سٹیج پر تشریف فرما ہو کر حضور نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا نقشہ ملاحظہ فرمایا۔ اور پھر ایک وسیع ہال کی تعمیر کے متعلق جس کی تجویز قادیان میں ہوئی تھی۔ مکرم جناب ناظر صاحب اعلیٰ سے گفتگو فرماتے رہے۔ یہ ہال دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے غربی جانب کے میدان میں بننا تجویز ہوا ہے۔ اس موقع پر حضور نے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے مزید دو بڑے اور دو چھوٹے کمروں کی منظوری بھی مرحمت فرمائی۔ کیونکہ دفاتر کی موجودہ عمارت اپنی وسعت کے باوجود صدر انجمن احمدیہ کی وسیع ضروریات اور بڑھتے ہوئے عملہ کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ بعض کمروں میں دو دو دفتروں کو تنگ جگہ میں داخل کر کے پیک کیا گیا ہے۔ پھر بھی مشکل کا سامنا ہو رہا ہے۔

اس کے بعد اجتماعی دعا کا پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مکرم جناب ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے نہایت خوش الحانی سے کی۔ مکرم ماسٹر صاحب نے اس موقعہ پر سورۃ الفتح کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ جو ایک نہایت ہی موزوں انتخاب تھا۔ اس کے بعد شیخ رشید احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ نظم سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ جس میں ذیل کے شعر آتے ہیں۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

پھر مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب قائم مقام وکیل الاعلیٰ انجمن تحریک جدید کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں بیرونی مشنوں کی وسعت کا ذکر کر کے بتایا۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے انجمن تحریک جدید کو دنیا کے کثیر التعداد ملکوں میں اسلام کی خدمت کے لئے مشن قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس ایڈریس کے بعد مکرم عبد الشکور صاحب سوز جامعۃ المبشرین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار خوش الحانی کے ساتھ سنائے۔ جن میں ذیل کے شعر آتے ہیں:-

بہار آئی ہے اب وقتِ خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اس دلستاں میں
ہوئے بدنام ہم اس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں
ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے حضور کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں ہجرت کے غیر معمولی دھکے کے باوجود سلسلہ کے کام میں غیر معمولی وسعت کا ذکر کر کے بتایا۔ کہ یہ عظیم الشان عمارت جس کے بنانے کی ہمیں ربوہ میں توفیق ملی ہے۔ اس بات کی علامت ہے۔ کہ ہمارے علیم و قدیر خدا کا یہ منشا ہے۔ کہ جماعت کے وسیع اور عالمگیر مقصد کے پیش نظر ہمیں ہر حال میں اپنے کاموں اور اپنے سامانوں کو وسیع کرتے چلے جانا چاہیئے۔ حتیٰ کہ وہ الہامی بشارت اپنی تکمیل کو پہنچ جائے کہ "بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد"۔ بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ حضور کی تقریر کا ملخص ذیل میں اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

مایوسیاں اور ترقیاں دونوں ہی ان لوگوں کے لئے شاق گذرتی اور انہیں زیادہ صدمہ پہنچانے والی ہوتی ہیں۔ جو اپنی کامیابی کے زمانہ میں یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ انہیں کبھی مایوسی کا سامنا نہیں ہوگا۔ اور مایوسی کے زمانہ میں یہ سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں کبھی ترقی نہیں ملے گی۔

میری توجہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۴۶ء میں ہی اس طرف پھرا دی تھی۔ کہ جماعت کے لئے ایک بہت بڑا ابتلا مقدر ہے۔ اور اسی وقت خطبات میں میں نے متواتر اس امر پر زور دیا تھا۔ کہ ہمیں اپنے لئے کوئی نیا مرکز تلاش کرنا پڑے گا۔ لیکن جماعت نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اور یہ ایک لحاظ سے اس کے ایمان کی مضبوطی کی علامت تھی۔ قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی جو پیشگوئیاں تھیں۔ ان پر مضبوط ایمان ہونے کی وجہ سے جماعت کے افراد کا ذہن اس طرف نہیں جاتا تھا۔ کہ ہمیں قادیان سے ہجرت کرنی پڑیگی۔ لیکن جہاں یہ بات ان کے مضبوطی ایمان کا باعث تھی۔ وہاں اس بات کی بھی علامت تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی تشریح سمجھنے میں ان سے کوتاہی ہوئی۔

قادیان پر جن دنوں حملے ہو رہے تھے۔ ان ایام میں جبکہ ایک رات میں بڑے زور سے دعا کر رہا تھا۔ مجھے الہام ہوا۔ کہ اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ یعنی تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ انہیں پھر اکٹھا کر کے واپس لے آئیگا۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ ہمارے لئے ہجرت اور انتشار کا دور مقدر ہے لیکن اس کے بعد خدا تعالیٰ ہمیں ایک جگہ جمع کر دیگا۔ اور بالآخر کامیابی اور کامرانی کے ساتھ قادیان واپس لائیگا۔

معترض اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا قادیان واپس جانے کی خواہش رکھنا ہندوستان سے سازباز رکھنے کی علامت ہے۔ اگر اس اعتراض کو صحیح سمجھ لیا جائے۔ تو اس کی زد سب سے پہلے نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑتی ہے۔ اور کہنے والا کہہ سکتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کا مکہ واپس جانے کی خواہش رکھنا نعوذ باللہ اس بات کی علامت تھا کہ آپ کفار مکہ سے سازباز رکھتے تھے لیکن اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامیابی اور کامرانی سے مکہ واپس جانا آپ کی عزت اور بلندی شان کی دلیل ہے۔ تو آپ کے خادموں اور غلاموں کا بھی قادیان کی واپسی کی خواہش رکھنا ان کے مقرب اور معزز ہونے کی دلیل ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے دین اور وطن اور حکومت کے لئے عزت کا موجب بناتے ہوئے واپس لے جائیگا۔ ہم دیانت اور امانت اور حب الوطنی کے جذبات کو ترک کر کے واپس نہیں جائیں گے۔

حضور نے فرمایا۔ جب میں قادیان کے احمدیوں کو ایک نظام کے ماتحت باہر بھجوا رہا تھا تو جماعت کا ایک طبقہ یہ خیال کرتا تھا۔ کہ یہ پریشانی تو چند دن کی بات ہے۔ اس لئے چند دنوں کے لئے اتنی مصیبت اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن اس کے بعد یہ لوگ خود بھی یہاں آ گئے۔ اس وقت وہ ان لوگوں کو بیوقوف قرار دیتے تھے۔ جو قادیان سے باہر جا رہے تھے۔ مگر اب وہ خود بھی یہاں موجود ہیں۔ پھر جب میں نے پاکستان میں جماعت کے لئے ایک مرکز بنانے کی تجویز کی۔ (اور اس کے متعلق مجھے رویا و کشوف کے ذریعہ پہلے ہی بتا دیا گیا تھا) تو اس وقت بھی ایک طبقہ کا یہ خیال تھا۔ کہ یہ ہجرت صرف چند ماہ کی بات ہے۔ اس قلیل عرصہ کے لئے اتنی محنت اور اخراجات برداشت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ ہم چند گھنٹوں کے آرام کے لئے بھی سفروں میں کتنا فکر کرتے ہیں۔ تو پھر کیا دین کی اشاعت اور خدا تعالیٰ کے کام کے لئے ہمیں کسی فکر کی ضرورت نہیں؟ جو جماعت یہ خیال کرتی ہے۔ کہ دس بارہ ماہ اشاعت دین کا کام نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ وہ شکست خوردہ ذہنیت کی حامل ہوتی ہے۔ جیتنے والی جماعت کی یہ علامت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنا ایک دن بھی ضائع نہیں کرتی۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:- خدا تعالیٰ اتنی بڑی مصیبت ایک ... کے لئے نازل نہیں کیا کرتا۔ اگر ہم نے تین چار ماہ کے بعد ہی قادیان چلا جانا تھا۔ تو اس نے اتنی بڑی مصیبت کیوں نازل کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی۔ تو اس کے سات آٹھ سال بعد مکہ فتح ہوا۔ بلکہ جو صحابہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ وہ تو قریباً سولہ سال بعد واپس آئے۔ اور پھر فتح مکہ کے بعد بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ مکہ میں نہیں ٹھہرے۔ اور اس طرح ان کی ہجرت گویا دائمی ہو گئی۔ بہر حال میں نے جماعت کو سمجھایا۔ کہ اگر ہم چند ماہ کے لئے بھی یہاں آئے ہیں۔ تو پھر بھی اس عرصہ کے لئے مرکز بنانا چاہیئے۔ تا ہمارا کام نہ رکے اور جماعت کی اکثریت نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ کہ میری رائے درست ہے۔ چنانچہ ہم نے اس جگہ کو مرکز کے لئے چنا۔ کیونکہ یہ جگہ میری بعض خوابوں سے بھی مطابقت رکھتی تھی۔ اپنے مرکز سے اکھڑی

ہوئی جماعت کا ہجرت والے حالات میں اتنی جلدی ایک دوسرا مرکز بنالینا اور ایک جگہ پر بس جانا کوئی معمولی بات نہیں۔ یہ ایک عظیم الشان نشان تھا۔ جو خداتعالیٰ نے ظاہر فرمایا۔

معترض اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ہمارا دوسرے لوگوں سے الگ رہنا ملک سے بے وفائی کی علامت ہے۔ مگر یہ اعتراض سراسر بے وقوفی کا اعتراض ہے۔ ایک ہی قسم کے کام کرنے والوں کو بہرحال اکٹھا رہنا پڑتا ہے۔ تاکہ ان کے کام میں سہولت ہو۔ شہروں میں چلے جاؤ۔ تمہیں ایک پیشہ اور ایک لائن کے آدمی دھوبی لوہار اور ترکھان وغیرہ سب اکٹھے رہتے نظر آئیں گے۔ اور ایسا اجتماع معاشرتی اور اقتصادی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ حب الوطنی کے کم ہونے کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بلکہ میں تو اس بات کا قائل ہوں۔ کہ دوسری قوموں اور طبقوں بلکہ ایک ہی شہر کے رہنے والوں کو بھی پاکستان میں الگ الگ قصبات آباد کرنے چاہئیں۔ میں نے ۱۹۴۷ء میں یہاں تک کہا تھا۔ کہ پاکستان میں اردو دانوں کا اور خصوصاً دلی والوں کا ایک الگ شہر آباد ہونا چاہیئے۔ تاکہ ان کی زبان خراب نہ ہو۔ مگر اس طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ پس ہم نے ربوہ بسا کر وہ کام کیا ہے۔ جو حکومت کو اور دوسری قوموں کو کرنا چاہیئے تھا۔ مگر انہوں نے نہیں کیا۔ گورنمنٹ نے لاہور میں نئی آبادی کی ایک سکیم تیار کی۔ اس طرح جوہر آباد۔ قائد آباد اور لیاقت آباد کے شہر آباد کرنے کی کوشش کی۔ اور کروڑوں روپیہ ان سکیموں پر خرچ کیا۔ لیکن باوجود تمام سہولتوں کے وہ اب تک ان شہروں کو آباد نہیں کرسکی۔ لیکن خدا کے فضل سے ہم نے باوجود کم مائیگی اور سامانوں کی کمی کے ربوہ آباد کردیا۔ یہ ایسا کارنامہ تھا۔ کہ گورنمنٹ کو اسے فخر کے طور پر دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے لیڈر اتنی چھوٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ ایک کمزور اور پست ذہنیت کی علامت ہے

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ کہ باوجود سامانوں کی کمی کے ہم نے ربوہ آباد کرلیا۔ پھر چندوں میں بھی کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید اور پھر قادیان کے چندوں کو ملالیا جائے۔ تو چندہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ کم نہیں ہوا۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ جس مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوتے ہیں۔ اور جس ارادہ کے ماتحت ہم نے اس شہر کو بسایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم یہاں اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ خداتعالیٰ کا نام بلند ہو۔ اس کے دین کی اشاعت ہو۔ ذکر الٰہی اور نماز اور روزہ کا چرچا ہو۔ رسومات سے بچنے کی ہمیں توفیق ملے۔ اور لوگ دینی تعلیم کے حصول کے لئے یہاں اکٹھے ہوا کریں۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارادوں میں کامیاب فرمائے۔ اور اس شر سے بھی بچائے جو ماحول کے اثر سے پیدا ہوسکتا ہے۔ اور اس شر سے بھی محفوظ رکھے۔ جو ہمارے اپنے نفسوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ہمیں اپنے فرائض کماحقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر تمام حاضرین مجلس اور کارکنان میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اور اس پر یہ خوش کن اور روح پرور تقریب ختم ہوئی۔

اس جگہ یہ ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجوزہ پروگرام کے مطابق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تشریف لانے پر دو بکرے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے اور دو بکرے دفاتر تحریک جدید کی طرف سے بطور صدقہ ذبح کئے گئے اور ان کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح متعدد دوستوں نے اس تقریب کے بہت سے فوٹو بھی لئے۔ غرض خداتعالیٰ کے فضل سے یہ تقریب نہایت خیروخوبی اور عمدگی اور ظاہری و باطنی شان کے ساتھ سرانجام پائی۔ اس تقریب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے صدر انجمن اور تحریک جدید کے جن دوستوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ اور ان میں ہر دو عمارتوں کے نگران خواجہ عبیداللہ صاحب ایس ڈی او اور چودھری عبداللطیف صاحب اوورسیر اور ان کا عملہ بھی شامل ہے۔ وہ سب کے سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔

صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے اس خوشی میں فیصلہ کیا۔ کہ ایک روز تعطیل کی جائے۔ چنانچہ ۲۱ نومبر بروز ہفتہ اس تاریخی تقریب کی وجہ سے دفاتر میں چھٹی کی گئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو سلسلہ کی مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اور جماعت کو اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازے۔ اور ہمیشہ نوازتا رہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

سات سوالوں کے جواب

احباب کرام اس کثرت سے سات سوالوں کے جواب والا پرچہ طلب فرمارہے ہیں۔ کہ ان کو فرداً فرداً اطلاع دینا مشکل ہو رہا ہے۔ براہ کرم ۲ رفی پرچہ کے حساب سے رقم پیشگی بھجوادیں۔ تاکہ تعمیل ارشاد کی جاسکے زیادہ تعداد میں منگوانے کے لئے آپ اپنے قریبی ریلوے سٹیشن کا نام لکھیں۔

پرچہ محدود تعداد میں ہے۔ اس لئے پہلے آنے والے آرڈروں کو مقدم کیا جائے گا۔

(منیجر المصلح)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

ربوہ

۲۰ نومبر۔ بعد نماز عشا مسجد مبارک میں زیر صدارت مکرم قاضی محمد رشید صاحب وکیل المال تحریک جدید جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی خیرالدین صاحب نے تقاریر کیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بھی بیان کئے۔ (جنرل سکرٹری)

لائل پور

مورخہ ۲۰ نومبر۔ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ لائل پور کا جلسہ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم احمدیہ مسجد فضل میں زیر صدارت جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر شمس الدین صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی قبل از دعویٰ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاں دنیوی امور کو باحسن طریق پر انجام دے کر اہل مکہ سے امین اور صدوق کے خطابات حاصل کئے۔ وہاں غار حرا میں جاجاکر خداتعالیٰ کے حضور آہ وزاری کرتے۔ آپ کی زندگی بچپن سے ہی دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے ایک کامیاب زندگی تھی۔ ہمارے نوجوانوں کو بھی اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تعلق باللہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے غار ثور اور سراقہ کے واقعات کو پیش کرنے کے علاوہ دیگر واقعات پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جو تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھا۔ اس کی نظیر آپ کے علاوہ کسی دوسرے نبی میں نہیں پائی جاتی۔ اس کے بعد خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدنی زندگی کے حالات کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ اور بعد ازاں مکرم چودھری شریف احمد صاحب باجوہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے موضوع پر مدلل تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب یتیم تھے۔ تو استغنا اور بلند کرداری کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اور جب بادشاہ ہوئے تو سادہ زندگی بسر کی۔ لڑائیاں لڑیں تو دشمنوں کے ساتھ رواداری کا سلوک کیا۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ اس کے بعد مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ لائل پور نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے حالات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے اندر لوگوں کی اصلاح و تربیت کی شدید تڑپ پائی جاتی تھی۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم آپ کی زندگی کے حالات کو سامنے رکھیں۔ اور خدمت اسلام کے لئے ایک جنون پیدا کریں۔

آخر میں جناب صدر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے صحیح حالات دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں میں آپ کے سوانح حیات کے متعلق غلط تصورات پائے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مختلف اقوام آج اسلام سے بدظن ہیں۔ ایسے حالات میں ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے صحیح حالات کا علم حاصل کرے۔ اور پھر عملی طور پر دنیا کے سامنے آپ کی زندگی کا صحیح نمونہ پیش کیا جائے۔ تاوہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ جو اسلام کے متعلق پیدا ہو چکی ہیں۔ بعدہٗ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار خورشید احمد منیر واقف زندگی لائل پور شہر

تبصرہ نمبر کے لئے تاریں آرہی ہیں

مختلف جہات سے مسلسل تار کے ذریعہ آرڈر موصول ہورہے ہیں۔ ہم ایسے آرڈروں کو درج رجسٹر کررہے ہیں۔ لیکن رقوم کا آنا اخراجات کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس لئے التماس ہے۔ کہ اس اعلان کے ملتے ہی رقوم بھجوادیں۔

جو دوست مورخہ ۲۸/۱۱/۵۳ بروز ہفتہ کو اپنی رقوم بھجوادیں گے۔ انہیں اعلان شدہ شرح کے مطابق پرچہ مل سکے گا۔ (اور جس منی آرڈر پر ۲۸/۱۱/۵۳ کی ڈاکخانہ کی مہر ہوگی۔ اسے وقت کے اندر سمجھا جائیگا)

اس کے بعد ارفی پرچہ ڈاک خانہ کا خرچ زائد ادا کرنا پڑے گا۔ اس لئے یہ خرچ احباب کے ذمہ ہوگا۔ دفتر اس نقصان کا متحمل نہ ہوسکے گا۔ (منیجر المصلح)

درخواست دعا:۔ خاکسار کا بڑا لڑکا منصور محمد شرما سلمہ اللہ تعالیٰ ۲/۱۱/۵۳ سے جناح ہسپتال میں داخل ہے۔ اور اس کے اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار فتح محمد شرما از کراچی۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

ملک حبیب اللہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس کے بیان کا بقیہ حصہ

لاہور، ۱۹ اکتوبر۔ وکیل کی مزید جرح کے جواب میں گواہ نے بیان کیا کہ ۵ مارچ کی شام کو وہ گورنمنٹ ہاؤس میں تھے۔

س:۔ وہاں اور کون کون تھا؟ ج:۔ کابینہ کے وزراء اور کچھ فوجی افسر، غالباً میجر جنرل اعظم خان اور ایک بریگیڈیئر شامل تھے۔ آئی جی پولیس، ڈی آئی جی لاہور اور چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری

س:۔ کیا یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ فائرنگ میں نرمی سے کام لیا جائے؟ ج:۔ جی ہاں۔

س:۔ پورا فیصلہ کیا تھا؟ ج:۔ یہ تو میں نہیں بتا سکتا۔ کہ پورا فیصلہ کیا تھا۔ لیکن فیصلہ کا مدعا یہ تھا۔ کہ پولیس اسی وقت گولی چلائے جب اس پر حملہ کیا جائے۔ اور کرفیو اور دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت دوسرے احکام کی معمولی خلاف ورزی کو نظر انداز کر دیا جائے۔ یہ فیصلہ گورنر کی تجویز پر کیا گیا تھا۔ گواہ نے تسلیم کیا۔ کہ یکم مارچ کو اس نے تمام سپرنٹنڈنٹوں کو اطلاع دے دی تھی۔ کہ رضاکاروں کو کراچی اور اگر ممکن ہو تو لاہور جانے کی اجازت نہ دی جائے۔

گواہ نے کہا ۲۔ یا ۳ مارچ کو کوئی رضاکار کراچی گئے۔ تو ۲۷ فروری اور یکم مارچ کو جاری ہونے والی ہدایات کے مطابق سپرنٹنڈنٹ پولیس صاحبان کو مجھے اطلاع بھجوانی چاہیئے تھی۔

یہ تجویز پیش کرتے ہوئے گواہ نے کہا۔ ۱۹۱۹ء میں لاہور میں مارشل لاء نافذ ہوا۔ تو دفعہ ۱۴۴ کی معمولی خلاف ورزیوں کی پرواہ نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے کہا یہ طریقہ یہاں بھی اختیار کرنا چاہیئے۔

س۔ کیا ۵ مارچ کو گورنمنٹ ہاؤس میں جو فیصلہ ہوا۔ اس میں پولیس کو بلوائیوں کے ایسے ہجوموں کے متعلق بھی کوئی ہدایات دی گئی تھیں جو عام افراد اور نجی جائداد کے خلاف تشدد میں مصروف ہوں؟ ج:۔ اس سوال کا جواب دینے سے پیشتر میں ان فیصلوں کا پس منظر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جو ۵ مارچ کی شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں فائرنگ ترک کرنے اور کرفیو کی قانونی خلاف ورزیوں کو نظر انداز کرنے کے متعلق ہوئے تھے۔ ۴ مارچ کو لاہور میں متعدد ایسے واقعات ہوئے تھے۔ جن میں جائداد جلائی گئی تھی۔ افراد پر حملے کئے گئے تھے۔ اور تشدد کے بعض واقعات عمل میں آئے تھے۔ درحقیقت اس صورت حال کا آغاز ۴ مارچ کی شام کو ہوا۔ جب مسجد وزیر خان میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو قتل کیا گیا۔ اس وقت کے بعد سے لاہور میں جس قدر پولیس دستیاب ہو سکتی تھی۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ عرصہ سے ڈیوٹی پر تھی۔ اور چند ایک مرتبہ ایسے بلوائیوں کے ہجوموں کو منتشر کرنے کے لئے گولی بھی چلانا پڑی تھی۔

گورنمنٹ ہاؤس کے جلسہ میں یوں محسوس ہوتا تھا۔ جیسے حکومت ان واقعات اور پولیس کی فائرنگ سے بہت مشوش ہے۔ یہ بھی محسوس کیا جا رہا تھا کہ عوام تحریک میں حصہ لینے والوں کے حقیقی عزائم سے بے خبر ہیں۔ اور ان کی غلط راہنمائی ہو رہی ہے۔ جنرل آفیسر کمانڈنگ نے جو اس جلسے میں موجود تھے یہ تجویز پیش کی کہ ایسے اشتہار چھپوا کر ہوائی جہاز سے گرائے جائیں۔ جس میں تحریک کے متعلق صحیح صورت حال اور حکومت کے اقدام کے بارے میں وضاحت کر دی جائے۔ اس جلسے میں بریگیڈیئر موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ جن جن اہم تھانوں کے علاقے میں صورت حال نازک ہو گئی ہے۔ ان تھانوں میں پولیس کی اعانت کے لئے فوجی دستے متعین کر دیئے جائیں۔ تاہم جنرل آفیسر کمانڈنگ نے یہ تجویز مسترد کر دی معلوم ہوتا تھا حکومت یہ محسوس کر رہی ہے کہ پولیس کی فائرنگ کے باعث مزید اتلاف جان ہوا۔ تو عوام مزید جوش اور غصے میں آ جائیں گے میرے خیال میں یہی وجہ تھی۔ جس کی بناء پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ فائرنگ میں نرمی کی جائے۔ اور صرف ایسے وقت میں کی جائے جب پولیس پر حملہ ہو۔

عدالت کی طرف سے پوچھا گیا۔ کہ کیا اس صورتحال میں کوئی اچھی یا بڑی تبدیلی واقع ہوئی گواہ نے بتایا۔ کہ صورت حال یقیناً بد سے بدتر ہو گئی۔ پولیس حوصلہ ہار چکی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ غنڈہ گردی زیادہ جارحانہ بن چکی ہے۔

اس پر وکیل نے کہا۔ کہ گواہ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں پوچھتا ہوں۔ کہ گورنمنٹ ہاؤس میں جو فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس میں ایسے مواقع کے لئے جہاں بلوائیوں کا ہجوم اکٹھا ہو۔ یا ہجوم جائداد اور آدمیوں کو نقصان پہنچا رہا ہو کیا ہدایات دی گئی تھیں۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ کیا ایسے مواقع کے لئے اجلاس میں کوئی فیصلہ کیا گیا تھا؟

گواہ نے بتایا کہ ایسی صورت حال کے متعلق کوئی خاص چیز نہیں کہی گئی تھی۔

س۔ کیا ان فیصلوں کو احاطہ تحریر میں لایا گیا تھا یا ان کی یادداشت مرتب کی گئی تھی؟

ج:۔ فیصلہ کے متعلق میں نے نوٹ لیا تھا۔ جو بعد ازاں ہوم سیکرٹری کے حوالے کر دیا گیا۔ میٹنگ کی روداد کے متعلق رسمی ریکارڈ کسی نے تیار نہیں کیا تھا میں اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں موجود تھا۔ جب ۶ مارچ کو وزیر اعلیٰ کے بیان کے متعلق فیصلہ ہوا۔

س:۔ کیا آپ کو کسی نے ہدایت کی تھی۔ کہ بیان کی نقلیں تقسیم کرنے کا انتظام کیا جائے؟ ج:۔ مجھے حکم دیا گیا تھا۔ کہ بیان کی کاپیاں جس قدر ہو سکے شہر اور نیز لاہور چھاؤنی کے ہوائی اڈے پر لے جائی جائیں۔ اور ہوائی جہاز کے ذریعہ انہیں شہر پر گرایا جائے۔ میں نے اس حکم کی پوری تعمیل کی۔ اس سلسلے میں پاک فضائیہ کو گورنمنٹ ہاؤس سے پہلے ہی ہدایت کر دی گئی تھی مجھے کچھ کچھ یاد پڑتا ہے۔ کہ خلیفہ شجاع الدین کے ساتھ رابطہ پیدا کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تھی لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے بیان کی نقل ان کو دی تھی۔ یا کسی کے ہاتھ ان کے پاس بھیجی تھی ۵ مارچ کو ساڑھے پانچ بجے اور چھ بجے شام کے درمیان گورنمنٹ ہاؤس میں فیصلے کئے گئے تھے۔ ۵ مارچ کے فیصلوں کے متعلق لئے ہوئے نوٹ میں نے خود ہوم سیکرٹری مسٹر غیاث الدین کے حوالے کئے تھے۔

س:۔ ۵ مارچ کو فیصلہ کرتے وقت کیا وزیر اعلیٰ نے فوج کے متعلق کچھ کہا تھا۔ انہوں نے کچھ اس کا ارادہ ظاہر کیا ہو کہ اس کام کے لئے فوج کو صرف دکھاوے کے طور پر استعمال کیا جائے۔

ج:۔ میرے خیال میں انہوں نے ایسی کوئی چیز نہیں کہی تھی۔ س:۔ کیا آپ ۱۵ اور ۱۶ مارچ کی رات کو ڈیوٹی پر تھے؟ ج:۔ ہاں درحقیقت میں ۲ مارچ سے مسلسل ڈیوٹی پر تھا۔

س:۔ آپ اس رات کہاں تھے؟

ج:۔ میں نے وقت کا اکثر حصہ سول لائنز پولیس سٹیشن میں گزارا۔ جہاں میں آرڈر لکھتا تھا۔ اور پولیس افسروں کی ڈیوٹی کے لئے نقل نامہ تیار کرتا تھا ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے کچھ دیر کے لئے آرام کر لیا ہو۔ کیونکہ میں نے اڑتالیس گھنٹے سے آرام ہی نہیں کیا تھا بہرحال میں اسٹیشن سے باہر نہیں گیا۔ س:۔ ۵ مارچ کی رات کو کیا ہوا؟ ج:۔ میں یہ ٹھیک جواب نہیں دے سکتا۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ چند حادثات رونما ہوئے ہوں۔ میں کنٹرول ڈیوٹی پر نہیں تھا۔ اس لئے نہیں کہہ سکتا۔ کہ حادثات کے متعلق اطلاعات آئی تھیں۔ یا نہیں؟ س:۔ کیا آپ ۶ مارچ کی صبح کو گورنمنٹ ہاؤس میں تھے؟

ج:۔ میں وہاں دس بجے گیا تھا۔ اور دوپہر تک وہاں رہا۔

عدالت کے سوال پر کہا۔ گڑبڑ کے دوران میں فسادیوں کے ہجوم نے کوتوالی کو گھیر لیا تھا گواہ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا ۴ مارچ کو جب میں گورنمنٹ ہاؤس میں تھا۔ میں نے سنا تھا۔ کہ کوتوالی کو ہجوم نے گھیر لیا تھا۔

س:۔ یہ محاصرہ کب تک جاری رہا؟ ج:۔ مجھے اس کا اندازہ نہیں۔ بعد ازاں مجھے معلوم ہوا۔ کہ کوتوالی دو گھنٹے تک نازک حالات میں گھری رہی۔ س:۔ کیا پولیس نے کوتوالی کو امکانی حملہ سے بچانے کے لئے گولی چلائی۔ ج:۔ میں اس کے متعلق وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ لیکن اشک آور گیس کے بم چھوڑے گئے۔ اور کچھ اسلحہ کا استعمال کیا گیا۔ س:۔ کیا پولیس نے ہلاک کرنے کی غرض سے گولی چلائی؟

ج:۔ میں نہیں کہہ سکتا۔

س:۔ کیا ۵ مارچ کو تیسرے پہر ہونے والے فیصلے کے بعد پولیس نے کہیں گولی چلائی؟

ج:۔ میرا خیال نہیں۔ کہ پولیس نے کوتوالی کے سوا جس کا میں پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں۔ کہیں گولی چلائی ہو

س:۔ کیا ۵ تاریخ کی صبح کو کوئی فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ صورت حال کا سختی سے مقابلہ کیا جائے اور طاقت آزادانہ طور پر استعمال کی جائے؟

ج:۔ ہاں اس قسم کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ س:۔ کیا اس فیصلہ پر عمل کیا گیا؟ ج:۔ ہاں۔

س:۔ اس نے صورت حال پر کیا اثر ڈالا؟

ج:۔ میرا خیال ہے۔ کہ ۵ تاریخ کی صبح کے فیصلے کے بعد جہاں بھی طاقت استعمال کی گئی صورت حال پر قابو پا لیا گیا س:۔ اگر اس فیصلہ کو دوپہر کے فیصلہ سے بدل نہ دیا جاتا۔ تو کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ صورت حالات پر قابو پا لیا جاتا؟

ج:۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر فوج امن بحال کرنے کے لئے پولیس کی امداد کرتی تو صورت حال یقیناً بہتر ہو جاتی۔ مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے فوج نے گولی نہیں چلائی۔ اور عوام کا خیال تھا۔ کہ فوج ان پر گولی نہیں چلائے گی۔ اگر پولیس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا۔ تو شاید وہ صورت حال پر قابو نہ پا سکتی۔

گواہ سے پوچھا گیا۔ کہ جب گولی چلانے میں نرمی کرنے کے معاملہ میں بحث ہوئی۔ تو کیا وزیر اعلیٰ یا کوئی اور وزیر دوسرے ویٹو کے لئے موجود تھا؟

ج:۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ جس فیصلہ کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ گورنر کی طرف سے کیا گیا تھا اسے حکومت کا فیصلہ سمجھنا چاہیئے۔

س:۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ کسی وزیر نے گولی چلانے میں نرمی کے حق میں یا خلاف کوئی بات کہی تھی؟ ج:۔ مجھے کچھ کچھ یاد پڑتا ہے۔ کہ سردار محمد خان لغاری وزیر اعلیٰ اور سبھی دوسرے وزراء نے کہا تھا۔ کہ انہیں چوک دالگراں میں پولیس کی طرف سے اس روز تیسرے پہر گولی چلانے کی تشویشناک رپورٹ ملی ہے۔ میں نے ان کی باتوں سے اندازہ لگایا۔ کہ کابینہ یہ چاہتی ہے کہ گولی صرف اسی حالت میں چلائی جائے۔ جب پولیس پر حملہ ہو۔ س:۔ چوک دالگراں کے حادثہ کے متعلق کس قسم کی اطلاع ملی ہے؟

ج:۔ جب میں گورنمنٹ ہاؤس میں پہنچا۔ تو گفتگو چوک دالگراں کے حادثہ کے متعلق ہو رہی تھی معلوم ہوتا تھا۔ کہ وزراء نے اس سے یہ اندازہ کیا ہے۔ کہ پولیس نے کرفیو کی معمولی خلاف ورزی کے باعث راہ گیروں پر گولی چلائی ہے اس پر میں نے مسٹر عالم کو بتایا۔ کہ وہ اس معاملہ کی وضاحت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس پولیس پارٹی کے افسر انچارج تھے جس نے گولی چلائی مسٹر عالم کی وضاحت سے معلوم ہوتا تھا کہ حکومت مطمئن ہو گئی۔ س:۔ تب گولی چلانے میں نرمی کرنے کا کیوں حکم دیا گیا؟

ج:۔ میرا خیال تھا کہ ممتاز شہریوں کی طرف سے حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا تھا۔

س:۔ ہم یہ تصور کر لیتے ہیں کہ گورنر اور وزراء

گولی چلانے میں لڑمی کی ہدایت کے خلاف نہیں تھے۔ لیکن یہ بتائیے کہ سرکاری افسروں مثلاً چیف سیکرٹری ہوم سیکرٹری - انسپکٹر جنرل پولیس اور ڈی - آئی جی پولیس کا رویہ کیا تھا؟ ج :- ایک عام بحث ہوئی تھی - جس میں ان میں سے بعض افسروں نے شرکت کی۔ میرا خیال نہیں - کہ وہ گولی چلانے میں نرمی کے حق میں تھے۔ س :- کیا آپ کو کسی موقع پر فوج کے تعاون نہ کرنے کی شکایت ہوئی؟ ج :- نہیں - اس کے برعکس ایک موقعہ ایسا بھی آیا - جب مسٹر عالم نے میری موجودگی میں فوجی دستہ طلب کیا - اس کے تھوڑی دیر بعد ایک دوسرے موقع پر جب ہم شاہی محلہ کی صورت حال سے رپورٹ کروا لیں آ رہے تھے - جہاں ایک ڈاک خانہ جلا دیا گیا تھا - تو ہم نے دیکھا کہ فوج کا ایک گشتی دستہ جو لوہاری دروازہ پولیس اسٹیشن کی طرف گیا ہوا تھا - اس نے حملہ کرنے کے لئے پوزیشن لے رکھی تھی - لیکن لوگ فوج اور فوجی گاڑیوں پر پتھروں کے ہار پھینک رہے تھے - ہم نے یہ واقعہ کچھ فاصلہ سے دیکھا تھا - اس لیے میں نہیں کہہ سکتا - کہ فوج نے لوگوں کو کس قدر اپنے قریب آنے کی اجازت دی - لیکن مجھے یہ ضرور محسوس ہوا - کہ وہ بہت قریب تھے۔

س :- عوام کو یہ خیال کیسے پیدا ہوا - کہ فوج ان پر گولی نہیں چلائے گی؟

ج :- کیونکہ اس جگہ پر تمام سڑک اور انار کلی کا تمام چوک ان روڑوں سے اٹا ہوا تھا - جو اس سے پہلے عوام نے تھانہ پر حملہ کرنے کے لئے استعمال کئے تھے - فوج کا گشتی دستہ اس وقت تھانہ پہنچا جب ہجوم پتھر پھینک رہا تھا - لیکن فوج نے گولی نہیں چلائی۔

سعودی عرب کی طرف سے پاکستان کا شکریہ

کراچی ۲۵ نومبر :- ہز میجسٹی شاہ سعودی عرب نے ہز ایکسیلنسی میاں عبد الرشید قائم مقام گورنر جنرل پاکستان کے پیغام کا مندرجہ ذیل جواب دیا ہے۔ "یور ایکسیلنسی نے اپنی اور ہمارے بھائی ملک پاکستان کی جانب سے ہمدردی اور تعزیت کا جو پیغام ارسال کیا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس عظیم ممدوح کے انتقال کر جانے سے ہمارے اوپر رنج گزرا ہے۔ وہ صرف ہمارا ہی نقصان نہیں تھا - بلکہ تمام عرب ممالک اور سارے عالم اسلام کا نقصان تھا۔ یور ایکسیلنسی نے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے - جو یقیناً آپ کے عوام کے ہمدرد دلوں سے نکلے ہیں - جو ہماری طرح غم زدہ ہیں - ان پر میں اپنی اور اپنے عوام کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - اور ہمیں اس نقصان عظیم کو ...

حکومت پاکستان کے ڈپٹی آڈیٹر جنرل پُراسرار طریقہ پر لاپتہ ہیں!

کراچی ۲۵ نومبر :- حکومت پاکستان کے ڈپٹی آڈیٹر جنرل مسٹر نسیم جعفری اچانک پراسرار طور پر صبح سے غائب ہیں - کراچی اور سندھ کے تمام پولیس اسٹیشنوں کو خبردار کر دیا گیا ہے - آج صبح سے رات کے بارہ بجے تک ان کی تلاش میں کامیابی نہیں ہوئی۔ یونائیٹڈ پریس آف پاکستان نے اطلاع دی ہے - کہ انہیں غائب کرنے میں کسی سازش اور شرارت کا ہاتھ ہے - تفصیلات مظہر ہیں - کہ مسٹر نسیم جعفری کا مکان ڈرگ روڈ پر پاکستان گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی میں ہے - وہ آج صبح تقریباً ساڑھے چھ بجے اپنی سیاہ رنگ کی ہمبر فلاور کار نمبر کے - اے - ایم ۹۲۲۳ میں کنٹونمنٹ اسٹیشن سے اپنے ایک رشتہ دار کو لینے کے لئے مکان سے روانہ ہوئے۔ وہ اسٹیشن پر اپنے رشتہ دار سے نہیں ملے - اور اسی وقت سے لاپتہ ہیں - سخت دوڑ دھوپ اور تلاش کے باوجود آج شب کے بارہ بجے تک ان کا کوئی پتہ نہ چل سکا - شبہ کیا جا رہا ہے - کہ مسٹر نسیم کے غائب ہونے میں کسی سازش اور شرارت کا ہاتھ ہے - پولیس سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے - کراچی اور سندھ میں تمام پولیس اسٹیشنوں کو چوکنا کر دیا گیا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر نسیم کی کار بھی غائب ہے - اور وہ دفتر بھی نہیں پہنچے - تمام رشتہ داروں کے ہاں انہیں تلاش کیا گیا - لیکن وہاں بھی کوئی پتہ نہیں چل سکا۔

---

۴ برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے - یقیناً وہ دعا کرنے والوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔

کھوکھراپار سے مہاجرین کی آمد جاری ہے

کراچی ۲۰ نومبر :- کھوکھراپار سے مہاجرین کی آمد اب بھی جاری ہے - ریکارڈ ۲۲ نومبر کو ختم ہونے والے پندرھواڑے میں مزید ۱۹۱۳ مسلم مہاجرین کھوکھراپار کی سرحد پار کر کے مغربی پاکستان میں داخل ہوئے۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

مسٹر ابراہیم علی چشتی پر جرح اور ان کا بیان

لاہور ۲۴ نومبر۔ سپیف جسٹس محمد منیر اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں آج مسٹر ابراہیم علی چشتی ڈپٹی سیکرٹری شعبہ اسلامیات پر جرح جاری رہی۔ حکومت پنجاب کے وکیل مسٹر فضل الٰہی ان پر اپنی جرح مکمل نہیں کر سکے تھے۔ کہ عدالت کا اجلاس ۲۶ نومبر تک برخواست ہوگیا۔

حکومت پنجاب کی جانب سے جرح کرتے ہوئے مسٹر فضل الٰہی نے گواہ کو یاد دلایا۔ کہ عدالت کے سابقہ اجلاس میں آپ نے کہا۔ کہ تقریر کرنے والوں کی فہرست بورڈ کے ارکین کے سامنے رکھی جاتی تھی۔ اور ان کی منظوری حاصل کی جاتی تھی۔

مسٹر فضل الٰہی نے گواہ سے کہا۔ کہ میں آپ سے کہتا ہوں۔ کہ مقررین کی فہرست آپ تیار کرکے بورڈ کی منظوری حاصل کئے بغیر مسٹر نور احمد کے بغیر مسٹر نور احمد کے سامنے پیش کر دیتے تھے۔

مسٹر ابراہیم علی چشتی نے جواب دیا کہ جیسا کہ میں گذشتہ اجلاس میں واضح کر چکا ہوں مقررین کے ناموں پر سیکرٹری کی بورڈ کے ارکین اور میں خود غیر رسمی طور پر بحث کرکے اور اس مشورے کی بنیاد پر غیر رسمی مشورہ کے دوران میں جو کچھ کیا جاتا۔ اسے ملحوظ رکھتے ہوئے ایک باضابطہ انتظامی تجویز کر لیتا تھا۔ اور اسے سیکرٹری کی تحریری منظوری کے لئے پیش کر دیتا تھا اس لئے آپ نے اپنے سوال میں یہ بات جس طرح کہی ہے۔ وہ درست نہیں ہے۔

س:۔ آپ نے بورڈ کے اجلاس میں بورڈ سے ناموں پر کب بحث کی تھی؟ ج:۔ جیسا کہ میں گذشتہ اجلاس میں بار بار کہہ چکا ہوں۔ کہ نام بورڈ میں پیش نہیں کئے جاتے تھے۔ بلکہ ان پر بورڈ کے ارکین سے تبادلہ خیال کیا جاتا تھا۔

س:۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ مقررین کی فہرست ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو تیار کی گئی تھی۔ حالانکہ آپ کو اس سے پہلے معلوم تھا۔ کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں مقررین کسی قسم کی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے تھے۔ اور منتخب کئے جانے والے بعض مقرر مجلس عمل کے رکن تھے؟

ج:۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ فہرست کس تاریخ یا کس مہینے میں تیار کی گئی تھی۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ فہرست میں کسی ایسے شخص کا نام شامل کیا گیا تھا یا نہیں۔ جس نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں سرگرمی سے حصہ لیا تھا۔

عدالت کے سوال پر گواہ نے کہا کہ دستاویز ڈی۔ ای ۱۹۵ اس فہرست کا حصہ ہے جس میں مستند مقررین کی فہرست ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ مقررین کی دوسری فہرستیں بھی تھیں۔ جن میں ان کے نام درج تھے۔

س:۔ کیا ان ۱۷ مقررین میں سے کسی ایک کا نام کسی دوسری فہرست میں بھی ہے۔ جسے آپ نے یا آپ کے محکمے کے کسی دوسرے شخص نے تیار کیا تھا؟

ج:۔ جب تک میں پوری فائل نہ دیکھ لوں۔ میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا۔

س:۔ براہ مہربانی فائل کو دیکھئے۔ اور اس کے بعد اس سوال کا جواب دیجیئے؟

ج:۔ اب میں نے فائل دیکھ لی ہے بعض مجوزہ مقررین کے نام صفحہ سات پر دیئے ہوئے ہیں جہاں بیان کیا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ تقریریں کر رہے ہیں اور انہیں اس مقصد کے لئے اس سے پہلے منتخب کیا گیا تھا نوٹ ۲۰۔ دستاویز ڈی۔ ای ۱۹۵ میں جن ۱۷ اشخاص کے نام دیئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چار اشخاص یعنی مولانا محمد بخش مسلم۔ مولانا غلام دین صاحب قاضی مرید احمد صاحب اور مولانا غلام محمد ترنم کا ذکر صفحہ ۱۷ پر ان لوگوں کی حیثیت سے ہے جنہیں تقریر کرنے کے لئے منتخب کیا گیا تھا مولانا غلام محمد ترنم کے نام کے آگے ایک نوٹ ہے کہ ان کا نام ڈپٹی سیکرٹری نے تجویز کیا تھا۔ اور فائل کے صفحہ کے حاشیہ پر خود گواہ کا لکھا ہوا ایک نوٹ ہے۔

گواہ نے کہا۔ کہ حاشیے کا نوٹ صرف ایک دوسرے نوٹ کی نقل ہے۔ جس کا اصل ایک اور فائل کے صفحہ ۱ پر ہے۔ اور جس کے متعلق گواہ نے تسلیم کیا۔ کہ وہ اسی کی تحریر ہے۔

س:۔ آپ کے اس ریمارک کا کیا مطلب ہے کہ یہ نام صرف مجوزہ ہیں کس نے ان ناموں کو تجویز کیا تھا۔ خود آپ نے یا کسی اور نے؟

ج:۔ میں اس سوال کا جواب دیکھنے کے بعد ہی دے سکتا ہوں۔ س:۔ براہ مہربانی فائل دیکھ کر اس سوال کا جواب دیجیئے؟

گواہ نے فائل دیکھنے کے بعد کہا کہ یہ فائل دوبارہ ترتیب دی گئی ہے۔ لیکن انہوں نے کوئی مزید جواب نہیں دیا۔ س:۔ کیا دستاویز ڈی۔ ای ۱۹۵ سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ۱۷ نام بورڈ کے ارکین سے مشورہ کئے بغیر آپ نے سیکرٹری کے پاس تجویز کے طور پر پیش کئے تھے۔ ج:۔ اس فہرست سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ نام میں نے تجویز کئے تھے۔ لیکن اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ میں نے پہلے سے مشورہ کئے بغیر انہیں تجویز کیا تھا۔

نوٹ:۔ دستاویز کے متعلقہ حصے میں حسب ذیل جملہ لکھا ہوا ہے۔

”لیکچراروں کی فہرست میں جو نام قبل ازیں سیکرٹری صاحب منظور کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل نام منظور کئے جائیں“

س:۔ کیا آپ یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ فہرست ۲۲ اکتوبر کو تیار کی گئی تھی؟ ج:۔ جی ہاں وہ مذکورہ تاریخ کو لکھی اور مکمل کی گئی تھی۔

س:۔ براہ مہربانی فہرست دیکھ کر ان لوگوں کے نام بتلایئے جو صوبائی یا مرکزی مجالس عمل کے رکن تھے؟

ج:۔ حافظ کفایت حسین۔ مولانا محمد بخش مسلم اور مولانا ابوالحسنات جیسی ایسے تین آدمی تھے۔ جن کے متعلق میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔

س:۔ کیا آپ مولانا داؤد غزنوی کے متعلق یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتے؟ ج:۔ جی ہاں وہ بھی مجلس عمل کے رکن تھے۔ لیکن میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ جس تاریخ کو فہرست تیار کی گئی تھی۔ وہ مجلس کے رکن تھے یا نہیں

س:۔ صاحبزادہ فیض الحسن۔ مولانا غلام محمد ترنم اور مولانا غلام دین کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟

ج:۔ وہ تحریک میں حصہ لے رہے تھے۔ لیکن مجھے نہیں معلوم کہ وہ مجلس عمل کے رکن تھے یا نہیں

س:۔ کیا فہرست کی تیاری کی تاریخ سے پہلے تحریک تحفظ ختم نبوت سے متعلق ان ۱۷ اشخاص میں سے کسی ایک کی سرگرمیوں کا آپ کو علم ہوا تھا؟

ج:۔ جی ہاں ان میں سے کئی کے متعلق اپنی جرح جاری رکھتے ہوئے مسٹر فضل الٰہی نے گواہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ کو معلوم تھا یا نہیں۔ کہ قاضی مرید احمد مولانا محمد ذاکر۔ مولانا مسلم اختر صاحب صاحبزادہ فیض الحسن مولانا غلام محمد ترنم تحریک تحفظ ختم نبوت میں حصہ لے رہے ہیں

سوال کا جواب اثبات میں دیتے ہوئے گواہ نے کہا۔ کہ ان میں سے زیادہ تر اشخاص تحریک میں حصہ لے رہے تھے۔ س:۔ کیا یہ پہلا موقع تھا۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے لئے مقررین کے نام تجویز کئے گئے تھے۔ اور اس سے پہلے کی تجویزیں صرف جیلوں کے لئے مقررین تک محدود تھیں

ج:۔ فائل کے پہلے ہی صفحہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے لئے بعض مقررین کے نام دسمبر ۱۹۵۱ء میں تجویز کئے گئے تھے۔ لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ پوری فائل از سر نو مرتب کی گئی ہے

عدالت کے اس استفسار پر کہ فائل کی از سر نو ترتیب کس شکل میں کی گئی ہے۔ گواہ نے کہا۔ کہ اس شک کا فوری سبب یہ ہے۔ کہ شیخ امین کی تقریروں کے متعلق پہلی تجویز کا صرف مسودہ موجود ہے۔ اس کی اصل نہیں ہے۔

مسٹر فضل الٰہی کی جرح پر گواہ نے کہا۔ کہ فہرست میں سید اخلاق حسین بیرسٹرایٹ لاء کا نام شامل تھا۔ لیکن انہوں نے کبھی کوئی تقریر نہیں کی۔ وہ فہرست میں اپنے نام کی شمولیت پر بھی کبھی راضی نہیں ہوئے۔ درحقیقت جب انہیں اطلاع دی گئی۔ کہ ان کا نام فہرست میں شامل کر دیا گیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ وہ اتنے مشغول ہیں۔ کہ اسے منظور نہیں کر سکتے

س:۔ کیا جیل میں تقریر کرنے والے مقررین میں امیر بخش پہلوان کو بھی منتخب کیا گیا تھا۔

ج:۔ جی ہاں۔ انہیں بورسٹل جیل کے نوجوان قیدیوں کی جسمانی تربیت اور ابتدائی مذہبی باتیں سکھلانے کے لئے منتخب کیا گیا تھا

س:۔ کیا دستاویز ڈی۔ ای ۱۹۶ امیر بخش پہلوان کی تصویر ہے۔ ج:۔ جی ہاں۔

س:۔ کیا یہ کسی پہلوان ہی کی تصویر معلوم ہوتی ہے

جواب:۔ میں یہ کہہ نہیں سکتا۔ کہ تصویر سے امیر بخش ایک پہلوان معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن مجھے یہ ضرور معلوم ہے۔ کہ وہ ایک زمانے میں پہلوان تھے۔

سوال:۔ کیا جیلوں کے قیدیوں کی جسمانی تعلیم شعبہ اسلامیات کے پروگرام کا حصہ تھی۔

جواب:۔ ہم نے جب بورسٹل جیل کے نوعمر قیدیوں کے لئے تقریروں کے انتظام پر بحث کی۔ تو جیل کے اس وقت کے سپرنٹنڈنٹ نے تجویز پیش کی۔ کہ اسلامیات کے متعلق عالمانہ تقریریں نوجوان لڑکے نہیں سمجھ سکیں گے۔ اس لئے یہ بہتر ہوگا۔ کہ ہم اپنا کام حفظان صحت اور جسمانی تربیت تک محدود رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام کے متعلق ابتدائی باتیں بھی تبلائی جائیں۔

عدالت کے اس استفسار پر کہ بورڈ نے جسمانی تعلیم دینے کے لئے کتنے اور آدمی منتخب کئے تھے۔ گواہ نے جواب دیا۔ کہ نوجوان نظر بند کا صرف ایک ادارہ یعنی بورسٹل جیل ہے۔ اور اس میں بھی دو طرح کے نظر بند رہتے ہیں۔ نوعمر نظر بند اور نسبتاً زیادہ عمر کے نظر بند اس لئے اس مقصد کے لئے صرف ایک شخص کو رکھا گیا۔

اپنی جرح کے دوران میں گواہ نے کہا جیل کے سپرنٹنڈنٹ کی تجویز کی منظوری کے متعلق میرے شعبے میں کوئی نوٹ قلمبند نہیں کیا گیا تھا۔ جب میں اس ادارے میں گیا تھا۔ تو اس تجویز پر صرف گفتگو ہوئی تھی۔

(نامکمل)

لبنان کی جانب سے پاکستان کا شکریہ

کراچی ۲۵ نومبر۔ ہز ایکسیلینسی کامل شمعون صدر لبنان نے ہز ایکسیلینسی میاں عبدالرشید قائم مقام گورنر جنرل پاکستان کو حسب ذیل پیغام بھیجا ہے۔ آپ نے لبنان کے قومی دن کے موقع پر جو مبارک باد دی ہے۔ اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں اپنی طرف سے اور باشندگان لبنان کی طرف سے یور ایکسیلینسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

مسٹر نذیر احمد کی نامزدگی!

کراچی ۲۵ نومبر۔ مسٹر سدنی ریونٹ ڈپٹی سیکرٹری حکومت سندھ کی جگہ مسٹر نذیر احمد سی۔ ایس۔ پی ریونیو کمشنر املاک اور مالی ذمہ داریوں کی کمیٹی میں حکومت سندھ کے نمائندے کے طور پر نامزد کئے گئے ہیں مذکورہ کمیٹی پاکستان کے وفاقی دارالحکومت کے قیام کے آرڈر مجریہ ۱۹۴۸ء کی دفعہ ۸ کے پیراگراف (۱) و (۲) کے دوسرے حاصل شدہ اختیارات کے تحت قائم کی گئی تھی۔